# سوال

(75) صدقۃ الفطر کی مقدار

# جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صدقۃ الفطر کی مقدار کیا ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقۃ الفطر کی مقدار سال بہ سال تبدیل نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک محدود اور متعین مقدار ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔ یہ مقدار ایک صاع یعنی تقریباً دو کلوگرام اناج ہے۔ میرے خیال میں صدقۃ الفطر کو اناج کی صورت میں مقرر کرنے میں دو حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

1۔ پہلی حکمت یہ ہے کہ اس زمانے میں عربوں خاص کر دیہات میں رہنے والوں کے پاس دینار درہم (پیسوں) کے مقابلے میں اناج اور غلہ زیادہ موجود ہوتا تھا۔ بہت سارے ایسے لوگ تھے جن کے پاس غلہ اور اناج تو ہوتا تھا لیکن نقد رقم کی صورت میں ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ (5) صدقۃ الفطر کو پیسوں کی صورت میں ادا کرنا ہوتا تو شاید بہت سارے لوگ پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے۔

2۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ پیسوں کی قوت خرید ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ آج اگر پانچ روپے کا ایک کلو چاول مل رہا ہے تو کل اس ایک کلو چاول کی قیمت دس روپے بھی ہو سکتی ہے اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کو اناج اور غلے کی صورت میں مقرر کر دیا تاکہ مقررشدہ اناج کی پوری مقدار غریبوں تک پہنچتی رہے۔

احناف کے نزدیک اس مقررشدہ اناج کی قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کے لیے اناج کی محض چند قسموں کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان قسموں کے علاوہ دوسری قسموں کو بطور صدقۃ الفطر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ علمائے کرام کہتے ہیں کہ جس جگہ صدقۃ الفطر ادا کیا جا رہا ہے وہاں اناج کی جتنی قسمیں مستعمل ہیں ان میں سے کسی بھی قسم سے صدقۃ الفطر نکالا جا سکتا ہے۔ چاہے گیہوں ہو یا چاول یا کھجور یا مکئی یا اس کے علاوہ دوسری کوئی چیز۔

اگر آدمی صاحب حیثیت ہے تو اسے چاہیے کہ اس مقررشدہ اناج کے علاوہ کچھ رقم ادا کرے کیونکہ اس دور میں کھانا فقط چاول یا روٹی پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ سالن کی صورت میں دوسرے لوازمات بھی ضروری ہوتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد:1، صفحہ:188

محدث فتویٰ